جماعت پر لگائے گئے مبینہ الزام کی تردید

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ / دسمبر ۱۹۸۴ء بمقام مسجد مبارک ہالینڈ)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

قوموں کے سربراہ جب ذہنی توازن کھو بیٹھتے ہیں اور حق و باطل کی تمیز اٹھا دیتے ہیں تو ایسی صورت میں قوموں پر زلازل اور مصائب آتے ہیں اور ہر طرف سے ان کو گھیر لیتے ہیں۔ قرآن کریم نے ان قوموں کا جو نقشہ کھینچا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین بھی ان کو پناہ نہیں دیتی اور زلزلوں کے ذریعہ تہ و بالا کر دی جاتی ہے اور آسمان سے بھی مصائب نازل ہوتے ہیں۔ بجائے نور اور روشنی کے اور ایسی قومیں جن کے سربراہ حق و باطل کی تمیز چھوڑ دیں اور ضابطہ اخلاق سے عاری ہو چکے ہوں اگر وہ قومیں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ توفیق نہ پاسکیں کہ وہ ایسے سربراہوں سے نجات حاصل کر لیں تو پھر وہ قومیں بھی بدنصیبی سے اپنے سربراہوں کے مقدر سے حصہ پاتی ہیں۔ کچھ اسی قسم کے خطرناک اور نہایت ہی تشویشناک حالات آج کل پاکستان میں پیدا ہو رہے ہیں اور موجودہ صدر دن بدن یوں معلوم ہو رہا ہے جیسے بالکل توازن کھوتے چلے جارہے ہیں اور ساری قوم شدید بے چینی میں مبتلا ہے اور کسی کی کچھ پیش نہیں جارہی کہ وہ کیا کرے اور کس طرح اس تاریکی میں سے روشنی کی راہ ڈھونڈ نکالے؟

جہاں تک سیاسی حالات کا تعلق ہے ان پر تبصرے کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ میں ایک مذہبی راہ نما ہوں اور سیاست دان جہاں تک ان کی زبان یارا کرتی ہے، جہاں تک ان کے کلام پر پہروں کے باوجود وہ اظہار بیان کر سکتے ہیں یہ ان کا کام ہے لیکن بحیثیت ایک مذہبی راہ نما کے مذہب

میں دخل اندازی اور مذہبی اقدار کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کسی مذہبی جماعت پر نہایت گندے بہتان تراشنا اور جھوٹے الزام لگانا یہ ایسے معاملات ہیں جن کے متعلق میری ذمہ داری ہے کہ میں ان کو متنبہ کروں۔

چنانچہ چند دن پہلے پاکستان کے اخبارات میں صدر پاکستان کی طرف ایک ایسا بیان منسوب کیا گیا ہے جسے عقل تو باور نہیں کرتی کہ کسی ملک کے بھی ذی ہوش صدر کی طرف سے ایسا بیان جاری ہوا ہو لیکن جب عجیب وغریب حرکتیں ہو رہی ہوں اور معاملات غلط روش پر چل پڑے ہوں تو کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ کیا ہو رہا ہے۔ ویسے ہمارے ملک کی صحافت بھی بدقسمتی سے اتنی قابل اعتماد نہیں اور جھوٹے الزامات لگانا، جھوٹ بولنا اور غلط افواہیں مشہور کرنا یہ تو ان کا روزمرہ کا کام ہے اس لئے Benefit of Doubt یعنی شک کی گنجائش کہاں رکھی جائے یہ بھی سمجھ نہیں آسکتی کہ کس کو مبرّا سمجھا جائے غلط بیانی سے کس کو غلط بیانی میں ملوث قرار دیا جائے، بہرحال وہ بیان ایسا ہے کہ اگر وہ سچ ہے تو پھر تہذیب اور تمدن اور عقل اور شرافت کے سارے تقاضے توڑ دیئے گئے ہیں کچھ بھی باقی نہیں رکھا گیا۔

وہ بیان تمام تر تو میں آپ کے سامنے پڑھ کر نہیں سناتا لیکن اس کی بنیادی باتیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ پہلا حصہ اس الزام کا جماعت احمدیہ کے متعلق ہے کہ نعوذ باللہ من ذلک جماعت احمدیہ گستاخِ رسولؐ ہے اور آنحضرت ﷺ کی شدید گستاخی کرتی ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ وہ جماعت جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے عشق میں اپنا سب کچھ داؤ پر لگا بیٹھی ہے، وہ جماعت جو تنہا سارے عالم میں آنحضرت ﷺ کی عزت اور شرف کی خاطر ایک عظیم جہاد میں مصروف ہے، وہ جماعت جس نے گزشتہ ایک سو سال سے تمام دنیا میں اسلام کا سر بلند کرنے کے لئے اپنی جانیں، اپنی عزتیں، اپنے اموال، اپنی اولادیں سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر رکھے ہیں، وہ جماعت جس کے متعلق دشمن بھی اپنے عناد کے باوجود یہ ضرور تسلیم کر لیتے ہیں کہ اس سے بڑھ کر اسلام کی تائید میں، اسلام کی محبت میں خدمتِ دین کرنے والی اور کوئی جماعت سارے عالم میں نظر نہیں آتی۔

وہ جماعت جس کے سربراہ کے متعلق مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے یہ لکھا کہ گزشتہ تیرہ سو سال میں آنحضرت ﷺ کے بعد اگر اس سے بڑھ کر کوئی مجاہد کبھی پیدا ہوا ہو جس نے اپنی زبان سے، اپنے افعال سے، اپنی مالی قربانی سے، اپنی جانی قربانی سے، دلائل اور براہین سے، اسلام

کی ایسی خدمت کی ہو تو کوئی بتائے تو سہی وہ کون تھا؟ مولانا محمد حسین بٹالوی لکھتے ہیں کہ ان کی نظر میں ایسا کوئی شخص نہیں جو حضرت مرزا صاحب کے مقابل پر ایسی شان سے اسلام کے حق میں جہاد کر رہا ہو اور پھر وہ مزید تاکیداً لکھتے ہیں کہ کوئی اسے ایشیائی مبالغہ نہ سمجھے، تاریخ عالم پر نگاہ ڈالو اور بتاؤ کون ہے وہ مرد میدان جو مرزا صاحب کے مقابل پر جہاد اسلام میں آپ کی برابری کا دعویٰ کر سکتا ہو؟ الفاظ تو یہ میرے ہیں لیکن ان کے الفاظ جو تحریر میں ایک خاص شوکت رکھتے ہیں مجھے زبانی تو یاد نہیں لیکن وہ ہر بار پڑھنے سے ایک عجیب لذت محسوس ہوتی ہے کہ وہ جو عقائد میں آپ سے مختلف تھے، جن کا آپ سے ایک عالمانہ دوستی کا تعلق تو تھا لیکن وہ عقائد جو جماعت احمدیہ کے عقائد ہیں ان سے ان کا دور کا بھی کوئی نہیں تھا لیکن خدا تعالیٰ نے جب حق نکلوایا زبان سے تو حق نکلا اور بڑے زور سے نکلا۔

ایک دفعہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے متعلق کسی نے سر فضل حسین صاحب سے شکایت کی کہ آپ تو ان کو سینے سے لگاتے ہیں اور یہ تو مرزا صاحب کے مرید ہیں جو نعوذ باللہ من ذلک آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے ہیں تو اندر سے وہ درثمین اٹھا لائے اور انہوں نے کہا کہ مجھے اور تو کچھ پتہ نہیں کسی میں کچھ ذرہ سی بھی شرافت ہو وہ اس کلام کو پڑھ لے اِس کے بعد جو چاہے الزام لگائے حضرت مرزا صاحب کے اوپر رسول اکرم ﷺ کی دشمنی کا الزام نہیں لگا سکتا۔ اس سے بڑھ کر عاشقِ رسول میری نظر سے نہیں گزرا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب کہ سیاست میں شرافت اور حیا موجود تھی جبکہ شرف انسانی کی اقدار ابھی زندہ تھیں۔ لیکن یہ تو بہت پرانی بات ہے اس عرصہ میں ملکوں میں تبدیلیاں پیدا ہوئیں، قوموں کے حالات اور اخلاق میں تبدیلیاں پیدا ہوئیں، یورپ میں بھی تبدیلیاں پیدا ہوئیں، ایشیا میں بھی تبدیلیاں پیدا ہوئیں اور اب ہم ایک ایسے مقام پر نکل آئے ہیں جہاں سیاست تو سیاست مذہبی راہ نما بھی ان اقدار سے عاری ہو چکے ہیں جو ان کے مذہب ان پر عائد کرتے ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں کسی قسم کا کوئی معیار بھی باقی نہیں رہا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ پر یہ الزام کہ نعوذ باللہ من ذلک وہ گستاخ رسولؐ ہیں اس سے زیادہ جھوٹا اور بہیمانہ اور ظالمانہ الزام اور کوئی نہیں لگایا جا سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی نے تو ہمیں عشقِ محمد مصطفیٰ ﷺ سکھایا۔ آپؑ ہی نے تو ہمیں وہ آداب بتلائے کہ کیسے محبت کی جاتی ہے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے؟ ہمیں وہ طریق سکھلائے کہ کس

طرح جانیں نثار کی جاتی ہیں حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے نام پر، ہمیں یہ سمجھایا کہ:

جان ودلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچۂ آل محمد است
این چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ زبحر کمال محمد است

(درثمین فارسی صفحہ:۸۹)

آپؑ ہی نے ہمیں یہ بتایا کہ تم اگر زندہ ہواور زندگی کی لذتیں چاہتے ہو یعنی روحانی زندگی کی تو وہ ساری لذتیں حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے عشق کے سرچشمہ سے ملیں گی۔ یہ آپؑ ہی تھے جنہوں نے ہمیں بتایا کہ وہ زندگی جو محمد مصطفی ﷺ کے در سے دور ہے اور آپؐ کے عرفان سے عاری ہے وہ زندگی اس لائق نہیں کہ وہ باقی رہے اس سے وہ موت بہتر ہے جو درست اور نادرست کے احساس سے ہی نابلد ہے۔ آپؑ ہی نے ہمیں یہ بتایا کہ میرا کوئی مقام نہیں مگر یہی کہ میں خاک پائے مصطفی ﷺ ہوں اور جو کچھ بھی برکتیں تم مجھ پر نازل ہوتے دیکھتے ہو یہ کثرت درود کی برکتیں ہیں۔ یہ وہ برکتیں ہیں جو عشق محمد مصطفی ﷺ کے نتیجے میں آسمان سے مجھ پر درود کے جواب میں نازل ہوتی ہیں، یہ آپؑ ہی تھے جنہوں نے ہمیں بتایا کہ:

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ:۴۵۶)

اردو کلام کو اٹھا کر دیکھئے، عربی کلام کو اٹھا کر دیکھئے، فارسی کلام کو اٹھا کر دیکھئے، منظوم کلام کو اٹھا کر دیکھئے، نثر کے کلام کو اٹھا کر دیکھئے، ان الزام لگانے والوں کے آباؤ اجداد بیسیوں پشتوں تک جو کچھ آنحضرت ﷺ کی محبت کا اظہار کر چکے ہیں ان سب کو اکٹھا کر دیں ترکڑی کے ایک پلڑے میں ڈال دیں اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی ایک کلام کا نمونہ رکھ دیں، **خدا**

کی قسم خدا کی نظر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق رسول کا پلڑا یقیناً زیادہ بھاری ہوگا اوران کی ساری تحریریں جو کھوکھلی اور سرسری اور ایک دُنیا پرستی کی بظاہر محبت کی تحریریں ہیں اُن کا کوئی بھی وزن خدا کی نظر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق کے مقابل پر نہیں ٹھہر سکتا ان کے متعلق یہ الزام اوران کے ماننے والوں کے متعلق یہ الزام کہ نعوذ باللہ من ذلک آنحضرت ﷺ کے متعلق گستاخی سے پیش آتے ہیں۔

پھراس کے بعد جو نتیجہ ہے وہ سنئے! عقل دنگ رہ جاتی ہے، ایک سربراہ مملکت کی طرف سے یہ کلام نازل ہو رہا ہے کہ اگر کوئی کسی کے باپ کو گالی دے تو وہ اسے قتل کر دیتا ہے پھر ہم یہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ کوئی نعوذ باللہ من ذلک حضرت محمد مصطفی ﷺ ہمارے آقا و پیشوا کو گالیاں دے اور ہم اسے چھوڑ دیں؟ حیرت کی بات ہے! اس کے اندر کیا باتیں مضمر ہیں ان پر غور کیجئے اوّل تو یہ کہ حکومت دونوں حصوں کو تلقین کر رہی ہے قتل وغارت کی۔ جو ذمہ دار ہوتی ہے امن وامان کی اس کے سربراہ کی طرف سے ایک طرف نہایت ہی جھوٹا اور ناپاک الزام لگا کر احمدیوں پر، مسلمانوں کو انگیخت کیا جارہا ہے یعنی غیر احمدی مسلمانوں کو کہ میں بطور صدر مملکت سربراہ مملکت تمہیں بتا تا ہوں کہ یہ نعوذ باللہ من ذلک گستاخان رسولؐ ہیں ان کا قتل وغارت شروع کردو اور دوسری طرف احمدیوں کو غیرت دلائی جارہی ہے کہ میں اور میری حکومت دن رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دیتے ہیں جو تمہیں اپنے باپوں سے بڑھ کر ہے غیرت نہیں اپنے امام کی تم کیوں نہیں اٹھتے اور ہمارا قتل وغارت کیوں نہیں شروع کرتے؟ جہالت کی بھی حد ہے اور غیر ذمہ داری کی بھی حد ہے۔

دنیا کی تاریخ میں کبھی کسی صدر کے منہ سے ایسے جاہلانہ کلمات آپ نے نہیں سنے ہوں گے جیسے یہ کلمات آج جاری ہو رہے ہیں۔ عجیب وغریب بارش ہے عرفان کی کہ دنیا کے کسی تقاضے کسی پیمانے کی رُو سے بھی کوئی بھی اس میں نور کا کوئی ادنیٰ پہلو بھی نہیں ہے؟ شرافت کے لحاظ سے دیکھیں، اخلاقی معیار سے عام دنیا کے اخلاق کے معیار سے دیکھ لیجئے۔ سیاسی زبان کے بھی کچھ تقاضے ہوتے ہیں اُن کے لحاظ سے دیکھ لیجئے۔ مذہبی اقدار تو خیر بہت بلند ہیں عام شرف انسانی کے متعلق ایسے انسانوں کا تصور جو خدا پر یقین بھی نہیں رکھتے اس کے لحاظ سے بھی دیکھ لیں تو کسی پہلو سے بھی اور کسی معیار کی رو سے بھی ان کلمات میں کوئی روشنی نظر نہیں آئے گی محض تاریکی ہے۔

پھر آگے یہ کہنا کہ جو گالیاں دیتے ہیں ان کو ہم ایسا کریں گے نعوذ باللہ من ذلک جماعت احمدیہ کے تو دستور میں ہی گالی نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ کی تو سرشت ہی اس بات سے ناواقف ہے کہ دوسرے کو گالیاں دی جائیں۔ ہمارا سارا کردار سب کے سامنے روشن پڑا ہے اللہ کے فضل سے سوسالہ تاریخ میں گالیاں دینے والے تو ہمارے مخالف ہیں، گالیاں دینے والی تو خود یہ حکومت ہے جو صفحوں کے صفحے سیاہ کرتی چلی جارہی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کو گالیاں دیتے ہوئے اور ساری دنیا میں مشتہر کر رہی ہے، اور اس بات پر فخر کر رہی ہے کہ یہ اسلام کی خدمت ہو رہی ہے تو جماعت احمدیہ کی تو ساری تاریخ گواہ ہے کہ نہ کبھی جماعت گالیوں کی قائل ہوئی، نہ کبھی ایسی گندگیوں میں ملوث ہوئی، نہ اس رویئے کو انسانی اقدار کے مطابق قابل قبول سمجھتی ہے۔ جماعت احمدیہ جس مذہب سے وابستہ ہے، جس رسولؐ سے وابستہ ہے، جس آقا و مولا کے عشق کے دعوے کرتی ہے ان کا دھیان کر کے تو زیب ہی نہیں دیتا کسی احمدی کو کہ وہ گندی گالیوں میں ملوث ہو جائے یا گستاخیوں میں ملوث ہو کجا یہ کہ آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کرے۔

خدا تعالیٰ کی عظمت کی قسم کھا کر ہم کہتے ہیں خدا کے جتنے بھی مقدس نام ہیں ان سب ناموں کی قسم کھا کر کہتے ہیں، ان ناموں کی بھی جو دنیا کو معلوم ہیں اور ان مقدس ناموں کی بھی جن کی کنہ اور جن کی انتہا کا کسی کو کوئی علم نہیں کہ ہم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے سر سے پاؤں تک عاشق ہیں، آپؐ کے قدموں کی خاک کے بھی عاشق ہیں۔ اس زندگی پر ہم لعنت بھیجتے ہیں جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے تعلق سے عاری ہو۔ اگر یہ الزام سچ ہے تو اے خدا! ہم پر بھی لعنتیں نازل فرما اور ہماری نسلوں پر قیامت تک لعنتیں کرتا چلا جا کیونکہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے دوری کا ہم کوئی تصور نہیں کر سکتے۔ یہی وہ لعنت ہے، اس لعنت کو ہم کسی قیمت پر قبول کرنے کے لئے تیار نہیں اور اگر یہ جھوٹ ہے تو پھر قرآن کریم کی زبان سے زیادہ میں اور کوئی زبان استعمال نہیں کرتا کہ لَّعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ، لَّعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ، لَّعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ

اب یہ آسمان کا خدا بتائے گا اور آنے والی تاریخ بتائے گی کہ آسمان کس پر لعنتیں برسا رہا ہے اور کس پر رحمتیں نازل فرماتا ہے؟ کس کو عزت اور شرف سے یاد رکھا جاتا ہے اور کس کو ذلت اور نامرادی کے ساتھ یاد رکھا جاتا ہے؟

گالیاں دینا ہمارا دستور تو نہیں مگر اس ملک میں یہ دستور عام ہے جس ملک میں یہ باتیں کی جارہی ہیں اس میں کوئی شک نہیں، باپوں کو گالیاں دینے پر قتل تو اب دور کی بات رہ گئی ہے کسی زمانہ میں ہوا کرتے ہوں گے۔ اب تو ماں بہن کی گندی گالی پاکستان کی گلی گلی میں سنی جاتی ہے۔ چنیوٹ کے بازاروں میں آپ پھریئے اُن کے گھروں سے بھی یہی آوازیں بلند ہورہی ہیں، ان کی گلیوں سے بھی یہی آوازیں بلند ہورہی ہیں۔ جھنگ کے دیہات میں آپ چلے جائیے وہ اپنے جانوروں کو بھی ماں باپ کی گالیاں دے رہے ہوتے ہیں اور اپنے ماں باپ کو بھی ماں باپ کی گالیاں دے رہے ہوتے ہیں اور کوئی قتل نہیں کرتا کسی کو، یہ تو اب عام دستور ہو گیا ہے۔ جماعت احمدیہ تو گالیوں کی قائل ہی نہیں رہی مگر جو لوگ گالیوں کے قائل ہیں ان کا حد سے معاملہ آگے بڑھ چکا ہے اور عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے کہ شدید ظلم کئے گئے ہیں جماعت احمدیہ پر اور نہایت ہی گندی زبان استعمال کی گئی ہے حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اس کے باوجود جماعت کو چونکہ صبر کی تلقین ہے گالیاں سن کے دعا دینے کی تلقین ہے اس لئے جماعت کے صبر کا پیمانہ بھی خدا بڑھاتا چلا جارہا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے کسی ایک شخص نے بھی کبھی کسی کو جسمانی نقصان پہنچانے کا تصور بھی نہیں کیا اس وجہ سے کہ وہ گالیاں دیتا ہے مگر جن لوگوں کے ہاں یہ تصور ہے جو اِن اصولوں کے قائل ہیں ان کے سامنے اب کھلا امتحان ہے۔

مثلاً پیچھے پاکستان میں داتا صاحب کے دربار کے عرس کے موقع پر لاکھوں بریلوی اکٹھے ہوئے اور باوجود اس کے کہ حکومت نے ہر طرف پہرے بٹھا رکھے تھے سب پہروں کو توڑ کر ان سے بے نیاز ہو کر وہ اکٹھے ہوئے اور حکومت کی مشینری کی پیش نہیں جاسکی تھی۔ اتنا عظیم انبوہ تھا انسانوں کا اور اس انبوہ عظیم میں دو قسم کی گالیاں دی گئیں۔ ایک ان کو گستاخ رسول قرار دیا گیا تھا کہ جو جماعت احمدیہ کو گستاخ رسول کہتے ہیں اور اتنی شدید گالیاں دی گئیں ہیں دیوبندی اور وہابی اور اہلحدیث اور احراری مسلک اور کھلم کھلا کہا گیا ہے کہ یہ اصل خبیث تو یہ لوگ ہیں، اصل گندے لوگ تو یہ ہیں کیونکہ یہ ہیں گستاخ رسول اور حضرت محمد مصطفی ﷺ کی شان میں ہم کسی گستاخی کو قبول نہیں کریں گے اور منظور نہیں کریں گے۔ عجیب یہ ہے خدا تعالیٰ کی تقدیر! ایک طرف حکومت کے کارندے یہ احراری ہمارے اوپر لگے ہوئے ہیں کہ ہمیں گستاخِ رسول قرار دیں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اس

کے فرشتے پاکستان کی اکثریت کو ان کے اوپر چلا آرہی ہے اور وہ ان کو اُکسا رہے ہیں۔ یقیناً یہ خدا کے فرشتے ہیں جو اُکسا رہے ہیں کہ اُٹھو اور جواب دو اس معصوم جماعت کی طرف سے جن کی زبانیں میں نے روکی تھیں۔ اٹھو اور صبر کے پیمانے توڑ دو اس جماعت کی طرف سے جن کو اپنے صبر کے پیمانوں کی حفاظت کی میں نے تلقین کر رکھی ہے۔ عجیب نشان ہے خدا تعالیٰ کا! صرف یہی نہیں بلکہ صدر پاکستان کے متعلق اتنی گندی زبان استعمال کی گئی کہ سارے پاکستان کی تاریخ میں کبھی کسی صدر کے متعلق چھوڑ کے کسی گندے جانور کے متعلق بھی ایسی گندی زبان استعمال نہیں کی گئی۔ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ وہ کیا زبان تھی جو وہاں استعمال ہوئی اور میں بھی نہیں چاہتا تھا کہ دنیا کو علم ہو، دنیا کو بتاؤں۔ ہمیں تو سب Cassette Tape مل جاتی ہیں، تمام خبریں پہنچ رہی ہوتی ہیں لیکن مناسب نہیں سمجھتا تھا لیکن ہمارے آقا و مولا پر ایسا گندہ حملہ کیا گیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو گستاخ رسول قرار دینا! حد ہوتی ہے کسی چیز کی۔

تو میری زبان تو اب بھی جواباً کوئی گالی نہیں دے گی مگر میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کو یہ دنیا کس طرح یاد کر رہی ہے؟ آپ کے ملک کے لوگ کس طرح یاد کر رہے ہیں؟ سندھ کی گلیاں اور سندھ کے بازار اور سندھ کے کھیت اور سندھ کے ویرانے اور سندھ کی آبادیاں آج آپ کو کیا کہہ رہی ہیں اور بلوچستان کی زبان میں آپ کا کیا نام ہے، اور پنجاب کے یہ جیالے جو اہل سنت کہلاتے ہیں جو عشق رسولؐ کا دعویٰ کرتے ہیں ان کی زبان پر آپ کے لئے کیا نام ہے؟ اس طرف بھی نگاہ کیجئے! پھر اگر یہ بات درست ہے کہ جو باپ کے خلاف گستاخی کو برداشت نہیں کر سکتا اور قتل کر دیتا ہے تو پھر وہ دیوبندی وہ وہابی جو آج آپ کو امیر المومنین کہہ رہے ہیں جو آپ کو باپ سے بڑا مقام دے رہے ہیں آج ان کو یہ پھر تلقین ہونی چاہئے کہ ان کا قتل و غارت شروع کر دیں، صدر مملکت کی طرف کھلی اجازت ہونی چاہئے کہ ایک طرف تو مجھے امیر المومنین سمجھتے ہو ایک طرف تم مجھے اتنی عزت دے رہے ہو کہ وہ سارے مسائل جو دنیا میں کوئی حل نہیں کر سکا میں نے حل کر دیئے، اب کیوں سن رہے ہو میرے خلاف ایسی گندی زبان؟ فوج کی طاقت آپ کے ساتھ ہے، ان احراری ملاؤں کی طاقت آپ کے ساتھ ہے، اٹھیں اور پھر جواب دیں اور اپنے دعووں کو سچا کر دکھائیں کہ جسے محبت ہو، جس کو باپ کا مقام دیا جائے اس کے خلاف انسان بات برداشت نہیں کر سکتا۔ اس وقت آپ کہاں چلے

گئے؟ آپ کی فوجیں کہاں گئیں؟ آپ کی پولیس کہاں گئی؟ جب کہ لاکھوں کا مجمع نہایت ہی غلیظ گالیاں دے رہا تھا آپ کو اور آپ کے چیلے چانٹوں کو۔ مجال تھی اس وقت حکومت کے کسی ادارے کی قریب بھی پھٹک سکے۔ صرف ان شریف انسانوں پر آپ کا ظلم چل سکتا ہے جو اس لئے خاموش نہیں کہ وہ بزدل ہیں، وہ تو اپنی جانیں فدا کرنے کے لئے بے تاب بیٹھے ہوئے ہیں، اس لئے خاموش ہیں کہ خدا نے ان کو خاموشی کا حکم دیا ہوا ہے اس لئے صبر دکھا رہے ہیں کہ قرآن اور محمد مصطفی ﷺ کی سنت نے ان کو صبر پر مجبور کر رکھا ہے۔ آپ کے لئے تو کوئی سنت نہیں کیونکہ اگر سنت محمد مصطفی ﷺ پیش نظر ہوتی تو وہ تو حیرت انگیز صبر اور حیرت انگیز حوصلے اور حیرت انگیز اخلاق کے اعلیٰ معیار پیش کرتی ہے۔ ایسے معیار جو اس سے پہلے کبھی کسی انسان نے نہیں دیکھے تھے اور نہ کبھی بعد میں قیامت تک کوئی انسان ایسے معیار دیکھ سکتا ہے۔

حظ عظیم پانے والے تھے وہ لوگ جن کو محمد مصطفی ﷺ نے تربیت دی۔ عجیب وغریب واقعات رونما ہو رہے تھے۔ وہ عشاق جو آنحضرت ﷺ کے سامنے کھڑے ہوتے تھے اور جنگ کی شدت کے دوران اپنے ہاتھ حضور اکرمؐ کے چہرہ کے سامنے کر دیا کرتے تھے کہ کوئی تیر آپؐ کے چہرۂ مبارک کو زخمی نہ کر سکے اور ان کے ہاتھ چھلنی ہو جایا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب المناقب باب مناقب ابی طلحہؓ) ان لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے خلاف گستاخیاں سنیں اور ایک ہاتھ نہیں اٹھا ان گستاخیوں کے خلاف کیونکہ حضرت محمد مصطفی ﷺ نے ان کو روک رکھا تھا؟ ان کو تحمل و صبر کی تلقین کر رکھی تھی۔ وہ سب سے بڑا گستاخ رسول عبداللہ بن ابی بن سلول جس نے نعوذ باللہ من ذلک آنحضرت ﷺ کے متعلق ایسے الفاظ کہے ایک مسلمان کی زبان پر آتے نہیں، بیان کرنے کی کوشش بھی کی جائے اور مورخین نے لکھے بھی ہیں اور کتابوں میں لکھنے بھی پڑتے ہیں لیکن دل نہیں چاہتا کہ ان کو دوہرایا جائے اس موقع پر یہ درست ہے کہ باپ کی غیرت نہیں لیکن باپ سے بڑھ کر حضرت محمد مصطفی ﷺ کی غیرت نے عبداللہ کے بیٹے کے دل میں جوش مارا اور وہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے یہ عرض کیا یا رسول اللہ! برداشت سے بڑھ گیا ہے یہ معاملہ میرے باپ نے یہ ذلیل حرکت کی۔ اجازت دی جائے کہ میں اسے قتل کروں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نہیں یہ اجازت میں تمہیں نہیں دوں گا۔ (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب قولہ ذالک بانھم آمنوا ثم کفروا..) یہ ہے سنت محمد مصطفی ﷺ۔ یہ

وہ اخلاق اور تہذیب اور عظمت اور شرف انسانی کی وہ عظیم داستانیں ہیں جو کہانیاں نہیں بلکہ عملی دنیا میں آسمان کے سورج نے ایک ایسے دور میں دیکھیں جب کہ حقیقت میں سورج آسمان پر نہیں بلکہ زمین پر اترآیا تھا۔ جب کہ آسمان کا سورج حضرت محمد مصطفی ﷺ کے سورج کے سامنے اندھیرا دکھائی دیا کرتا تھا۔

ان سے تو تمہیں کوئی نسبت نہیں لیکن اپنا وہ ضابطۂ حیات جسے تم فخر سے پیش کر رہے ہو اس پر خود کیوں عمل کر کے نہیں دکھاتے؟ اگر یہ بات درست ہے کہ ایک صدر پاکستان اہل پاکستان کو اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنے باپ کی بے عزتی برداشت نہ کریں اور اپنے محبوب آقا کی بے عزتی کرنے والے کو یا جس پر الزام بھی لگ جائے کہ وہ بے عزتی کرتا ہے اس کا قتل و غارت شروع کر دیں تو پھر سب سے پہلے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جو لوگ آپ کو امیر المومنین کہتے ہیں ان کو کیوں نہیں اکساتے اور پھر آپ کی اپنی اولاد بھی تو ہے؟ کیا ان کو باپ کی غیرت نہیں ہے؟ کیا دوسرے رہ گئے ہیں باپوں کی غیرتیں دکھانے والے؟ وہ کیوں نہیں اٹھتے اور ان بریلوی علما کو قتل کیوں نہیں کرتے جنہوں نے آپ کو گالیاں دی ہیں اور سندھ پر کیوں دھاوا نہیں بولتے جو دن رات آپ کو گالیاں دے رہا ہے؟ وہ مائیں آپ کو گالیاں دے رہی ہیں جن کی گودوں کے بچے چھینے گئے صرف اس لئے کہ انہوں نے سیاست میں آزادی ضمیر کا تقاضا کیا تھا۔ وہ باپ گالیاں دے رہے جن کے معصوم ان کے ہاتھوں سے نکل گئے، وہ بیوائیں گالیاں دے رہی ہیں جن کے خاوند چھینے گئے وہ بچے گالیاں دے رہے ہیں جو خود یتیم رہ گئے اور بے دردی سے ان کے سینوں پر گولیاں چلائی گئیں صرف اس لئے کہ وہ آزادی ضمیر کا تقاضا کر رہے تھے۔ وہ یہ تقاضا کر رہے تھے کہ ہمیں اپنے وطن میں آزاد رہنے دیا جائے۔ سارا بلوچستان گالیاں دے رہا ہے۔ پاکستان کی بھاری اکثریت جو اہل سنت ہے وہ مذہبی نقطہ نگاہ سے گالیاں دے رہی ہے اور سارا پاکستان بحیثیت مجموعی دن رات شدید بغض و عناد میں مبتلا ہے اور بس نہیں چل رہا کسی کا کہ کس طرح اس ظالمانہ حکومت سے چھٹکارا حاصل کرے۔

تو آپ کی اولاد تو بہر حال جسمانی اولاد ہے اگر روحانی نہیں تو جسمانی اولاد تو موجود ہے۔ آپ کے بیان کئے ہوئے اصول کے مطابق ان کو تلواریں ہاتھ میں لے کر نکل جانا چاہئے پھر جب تک بس چلے کبھی سندھ میں جا کر قتل و غارت شروع کر دیں، کبھی بریلویوں پر حلہ بول دیں اور ان کا

قتل وغارت شروع کر دیں، کبھی بلوچستان میں، کبھی پنجاب کی گلیوں میں خون بہائیں۔ یہ پھر ان کے لئے لائحہ عمل بڑا کھلا کھلا آپ نے پیش کر دیا لیکن جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے یہ محض فساد پھیلانے والی باتیں اس سے زیادہ کوئی ان میں کوئی حقیقت نہیں اس لئے نہ خود عمل کریں گے اس پر نہ ان کی اولاد اس پر عمل کرے گی اور وہ غیرت کے تقاضے جو خود پیش کر رہے ہیں ان پر اپنے بچے پورے نہیں اتریں گے کبھی، میں چیلنج کرتا ہوں کر کے دکھائیں۔ سر سے پاؤں تک سارا جھوٹ ہی جھوٹ ہے کوئی حیا نہیں رہی کہ وقت کے امام کے متعلق جس کو خدا نے اپنے ہاتھوں سے قائم کیا ہے اس کے متعلق زبانیں کھلتی چل جا رہی ہیں اور کوئی کنارہ نہیں ہے ان کی بے حیائی کا۔

جماعت احمدیہ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک والی رکھتی ہے، ایک ولی رکھتی ہے۔ جماعت احمدیہ کا ایک مولا ہے اور زمین و آسمان کا خدا ہمارا مولا ہے لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارا کوئی مولا نہیں۔ خدا کی قسم جب ہمارا مولا ہماری مدد کو آئے گا تو کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکے گا۔ خدا کی تقدیر جب تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کرے گی تو تمہارے نام و نشان مٹا دیئے جائیں گے اور ہمیشہ دنیا تمہیں ذلت اور رسوائی کے ساتھ یاد کرے گی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام عاشق محمد مصطفی ﷺ کا نام ہمیشہ روز بروز زیادہ سے زیادہ عزت اور محبت اور عشق کے ساتھ یاد کیا جایا کرے گا۔

عجیب وغریب بہانے بنائے گئے ہیں۔ ہم کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ ایک جھوٹا نبی، ایک جھوٹا دعویدار، ایک مفتری نعوذ باللہ من ذلک حضرت محمد مصطفی ﷺ کے مقابل پر نبوت کا اعلان کر دے۔ جو شعر میں نے ابھی آپ کو پڑھ کر سنائے ہیں جو نظم و نثر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جو ہزار ہا صفحات پر مشتمل ہے اس کو کوئی پڑھ کر وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا اس ذات کے متعلق ایسا ناپاک حملہ بھی نہیں کیا جا سکتا ہے کہ بالمقابل ایک نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ آپ نے تو وہی دعویٰ کیا ہے جو تمہارا اپنا بھی ایمان ہے کہ ایسا ضرور ہو کر رہے گا۔ آپ کا تو یہ دعویٰ ہے کہ میں وہ امام مہدی ہوں جس کو حضرت محمد مصطفی ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ میں بھیجا گیا ہے اور امام مہدی از خود تو نہیں بن جایا کرتے نہ لوگوں کے کہنے سے تو کوئی امام مہدی نہیں بن جایا کرتا ہے۔ امام تو ہوتا ہی وہی ہے جس کو خدا کھڑا کرے، جسے خدا خود مقرر فرمائے، جس کو الہام نازل کرے کہ میں تجھے زمانہ کا امام مقرر کرتا ہوں۔ اگر وہ نہیں ہے تو دوسرے اماموں کے منہ پر تھوکتا بھی کوئی نہیں، دو

کوڑی کی بھی حیثیت نہیں ان اماموں کی جن کو دنیا والے از خود بنالیا کرتے ہیں۔ وہ امام ہے عزت کے لائق اور شرف کے لائق جن کو خدا مقرر کیا کرتا ہے تو امام مہدی کیسے ہونگے ،ان کا مقام کیا ہوگا ،جن کو خدا خود مقرر فرمائے گا اور جن کا ماننا تمام امت پر لازم قرار دے گا۔ امام مہدی کے یہ دو خواص ہیں۔ بتاؤ تو سہی کہ کیا ان خواص کا حامل کبھی دنیا میں غیر نبی بھی پیدا ہوا ہے؟ سارے مذہب کی تاریخ میں سے کوئی ایک نکال کر دکھا دو ایسا شخص جس کو خدا نے خود مقرر فرمایا ہو اور ایسا شخص جس کے انکار کو کفر قرار دے دیا گیا ہو۔ یہی تعریف ہے نبوت کی ،تم خود یہ دونوں باتیں امام مہدی میں مانتے ہو لیکن اتنی جرات نہیں ہے ،صداقت کے ساتھ ایسی وابستگی نہیں ہے کہ روشنی کو روشنی کہہ سکو اور اندھیرے کو اندھیرا کہہ سکو۔ جب تک تمہارے اندر امام مہدی کے آنے کا تصور موجود ہے تم جھوٹ بولو گے اگر حضرت مرزا صاحب کے متعلق یہ الزام لگاؤ گے کہ نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کے مقابل پر کسی نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ آپ نے تو ایک جگہ یہ لکھا ہے کہ مجھے خالی نبی نہ لکھا کرو جب لکھو امتی نبی لکھو کیونکہ مجھے میری ساری شان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی اور آپ کی امت میں سے ہونے میں ہے۔ پھر دوسری جگہ فرماتے ہیں اگر میرے اعمال کوہ ہمالیہ کے برابر بھی ہوتے اور میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے وابستہ نہ ہوتا تو خدا ان سارے اعمال کو اور مجھے اٹھا کر جہنم میں پھینک دیتا، پھر کوئی بھی قدر نہ رہتی کیونکہ جب سے حضور اکرم ﷺ کا نور ظہور پذیر ہوا ہے اس کے بعد سے وہی قبول کیا جائے گا جو محمد مصطفیٰ ﷺ کے رستے سے آسمانی بادشاہت میں داخل ہوتا ہے اسی کو وسیلہ کہتے ہیں۔ (تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۱۱۔۴۱۲) ایسے عقیدہ رکھنے والے پر نعوذ باللہ من ذلک یہ الزام کہ وہ مقابل کی کسی نبوت کا دعویدار ہے سراسر جھوٹ ہے سر سے پاؤں تک جھوٹ ہے۔ جہاں جھوٹ کے معاملہ میں کوئی عار باقی نہ رہ گئی ہو تو پھر ٹھیک ہے جو چاہو کہتے چلے جاؤ مگر حقائق کو تو جھوٹ نہیں بدلا کرتے۔

یہ کہنے کے بعد پھر آخری بات یہ فرمائی گئی ہے اس بیان میں جو صدر پاکستان کی طرف منسوب کیا گیا ہے کہ ہم تو یہ برداشت نہیں کر سکتے اس لئے اب تمہارے لئے دو ہی رستے ہیں یا تو ملک چھوڑ جاؤ اور یا پھر سیدھی طرح کلمہ پڑھ کر مسلمان بن جاؤ تو ہم تمہیں چھاتی سے لگالیں گے۔ کوئی ایک بھی کل اس بیان کی سیدھی نہیں۔ ہم ایک محاورہ سنا کرتے تھے اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل

سیدھی! لیکن یہ محاورہ ہی تھا ہم نے تو ہر چیز پر غور کیا کوئی نہ کوئی سیدھی کل نظر آ جایا کرتی تھی یعنی یہ بیان آج ایسا میری نظر سے گزرا ہے کہ اس کی کوئی بھی کل سیدھی نہیں۔ ملک سے نکل جاؤ، ملک کوئی لوگوں کے باپوں کی جاگیریں تو نہیں ہوا کرتی، ملک تو قوم کا اجتماعی سرمایہ ہوتا ہے۔ ملک سے کون کسی کو کیسے نکال سکتا ہے؟ پاکستان ان پاکستانی احمدیوں کا وطن ہے جنہوں نے پاکستان کے لئے قربانیاں دیں، جن کے آباؤ اجداد نے قربانیاں دیں، جو آج بھی جب پاکستان کو خطرات درپیش ہوتے ہیں صف اول کے مجاہدین بنتے ہیں۔ کوئی ایک بھی احمدی نہیں ہوتا جو غداری کر جائے ملک سے، ان کے متعلق یہ کہا جا رہا ہے کہ وطن چھوڑ جائیں، تم لگتے کیا ہو اس ملک کے جو وطن چھوڑ جائیں، کوئی حیثیت اپنی ثابت کرو۔ بتاؤ کہ تمہیں کس طرح یہ ملک جاگیر یا ورثے میں ملا تھا کہ اہل وطن کو وطن سے نکالنے کا حق رکھتے ہو؟ اگر وطن سے نکالنے کا کسی کے متعلق کوئی حق ہے کسی کو تو پھر ان لوگوں کو نکالنا چاہئے جو پاکستان کی ''پ'' بھی بنانے نہیں دینا چاہتے تھے، جو قائداعظم کو کافراعظم کہتے تھے، جو یہ کہا کرتے تھے کہ کسی ماں نے وہ بچہ نہیں جنا جو پاکستان بنا کے دکھائے یا پاکستان کی ''پ'' بھی بنا کے دکھائے۔ جو یہ کہا کرتے تھے جو بھی بنے گا پلیدستان بنے گا پاکستان نہیں بنے گا۔ جو ہندو کانگرس کی غلامی پر فخر کیا کرتے تھے اور یہ اعلان کیا کرتے تھے کہ مسلمان کا صرف اتنا کام ہے کہ سیاست میں قربانی دے اور پھر جو کچھ حاصل کرے، جو ملک اس کے نتیجہ میں ہاتھ میں آئے وہ ہندو اکثریت کے حضور پیش کر دے اور یہی اس کا کام ہے اور پھر وہ اللہ اللہ میں مصروف ہو جائے۔ یہ وہ چیلے چانٹے تھے ہندو کانگرس کے، یہ ان کے نصب العین تھے، ان کا تو حق ہے کہ اس وطن میں آ کر ٹھہریں جس کو احمدیوں نے اپنا خون دے کر بنایا اور احمدی کا حق نہیں ہے کہ اس وطن میں رہے؟ کوئی کچھ تو عقل کا پاس ہونا چاہئے۔ اتنا تو نہیں کہ کلیۃً عقل کو ایسی چھٹی دے دی جائے کہ قریب بھی نہ پھٹکنے دیا جائے، ہر بات کو الٹ دیا جائے۔

اب یہ احمدیوں کو کہا جا رہا ہے کہ وطن چھوڑ دو اور پھر اگلی بات ورنہ کلمہ پڑھ لو۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ کلمہ پڑھنے کے نتیجے میں تو مارے جا رہے ہیں ابھی تک بے چارے اس جرم میں تو وہ سزائیں دیئے جا رہے ہیں کہ کلمہ کیوں پڑھتے ہیں؟ اسی جرم کی پاداش میں جیلیں بھر رہے ہو تم کہ احمدی کلمہ کیوں پڑھتے ہیں اور سیاہیاں پھروا رہے ہو۔ یہ وہ اسلامی حکومت ہے جو اسلام کے نام پر قائم کی گئی تھی اور اب اسلام ہی کے نام پر کلمے مٹانے پر لگی ہوئی ہے۔ ہر ڈاک میں ایسی

اطلاعیں آتی ہیں کہ حکومت کے کارندے جن کو حکومت کے افسران نے مجبور کیا ہے حکماً جاتے ہیں اور بعض دفعہ روتے ہیں وہاں احمدیوں کے سامنے کہ ہم مجبور ہیں، ہماری نوکری کا سوال ہے۔ لیکن مشرک ہو چکے ہیں، خدا کی پرواہ نہیں کرتے بندے کی نوکری کا سوال ہے اس لئے وہ اپنے ہاتھوں سے کلمہ مٹانے لگ جاتے ہیں۔ تو کلمہ مٹانے والے تو تم ہو، کلمہ کو سینے سے لگانے والے تو ہم ہیں اور ہمیں کون سا کلمہ پڑھوانا چاہتے ہو؟ تمہارا کلمہ تو ہم نہیں پڑھیں گے، تمہارے ملاؤں کا کلمہ تو ہم نہیں پڑھیں گے، **ہماری زبانیں گدی سے کھینچوا دو اگر کھنچوانے کی طاقت ہے، ہماری گردنیں کاٹ دو اگر کاٹنے کی طاقت ہے، ہمارے اموال تلف کر دو اگر تلف کرنے کی طاقت ہے، مگر خدا کی قسم محمد مصطفی ﷺ کا کلمہ پڑھیں گے اور تمہارا کلمہ نہیں پڑھیں گے۔ ایک بھی احمدی ماں یا بیٹا نہیں ہے، ایک جوان یا بوڑھا نہیں ہے جو محمد مصطفی ﷺ کے کلمہ کو چھوڑ کر کسی صدر مملکت کسی سربراہ حکومت کا کلمہ پڑھ لے۔ اس لئے ان سے کلمے پڑھواؤ ان کو چھاتیوں سے لگاؤ جن کو تمہاری چھاتیوں سے لگنے کی پرواہ ہے۔ جو مرتے ہیں کہ کسی طرح تمہاری چوکھٹ تک پہنچیں اور سجدے کریں تمہاری حکومت کو۔ ہمیں تو ان چھاتیوں کی کوئی پرواہ نہیں جن چھاتیوں میں جھوٹ ہے، جن چھاتیوں میں بغض ہے، جن چھاتیوں میں کوئی انسانی قدر باقی نہیں رہی۔ ہم کیسے محمد مصطفی ﷺ کے غلام کی چھاتی کو چھوڑ کر تمہاری چھاتی سے لگنا گوارہ کریں؟**

کیسی دھمکی ہے کیا لالچ ہے! اس قوم کو تو چھاتی سے لگاتے نہیں جو تمہارے نزدیک وہی کلمہ پڑھ رہی ہے جو تم پڑھ رہے ہو، اس قوم کی عزت سے تو کھیل رہے ہو جس قوم سے تمہارا کوئی مذہبی اختلاف نہیں ہے۔ وہ کونسی چھاتیاں تھیں جن کو تم نے چھلنی کیا سندھ میں، جن کو بلوچستان میں چھلنی کیا، جن کو پنجاب اور صوبہ سرحد میں چھلنی کیا؟ کیوں کیا؟ کیا وہ، وہ کلمہ نہیں پڑھتی تھیں جو تم سمجھتے ہو کہ تم پڑھتے ہو؟ پھر کس جرم اور کس کی سزا میں تم نے ان پر یہ مظالم روا رکھے اور بعض گلیوں کو خون سے بھر دیا؟ بڑوں کے خون لئے، بچوں کے خون لئے، جوانوں کے خون لئے، عورتوں کو شدید اذیت ناک مصیبتوں قیدوں میں مبتلا رکھا اور ان کی بے عزتیاں کروائی گئیں۔ اس اسلامی حکومت میں تم یہ کہہ رہے ہو کہ ہماری چھاتی سے لگو کلمہ پڑھ کر۔ کلمہ پڑھ کر تو ہم چھاتی سے لگنے کے اہل نہیں رہتے، ہم تو جیلوں کے قابل ہو جاتے ہیں۔ لیکن جن کے متعلق تم سمجھتے ہو کہ کوئی مذہبی اختلاف نہیں

ہے، ایک ہی کلمہ ہے، ایک ہی زبان ہے، ان کی چھاتیوں سے کیوں نہیں لگتے؟ ان کو کیوں اپنی چھاتیوں سے نہیں لگاتے ان کو کیوں پاؤں تلے روندتے ہی روندتے چلے جارہے ہو؟ کوئی ایک کل تو ہو جو سیدھی ہو، اول سے آخر تک محض تاریکی ہی تاریکی ہے اس بیان میں، ضیاء اور نور کا کوئی بھی پہلو باقی نہیں۔

اللہ تعالیٰ ایک غیرت رکھتا ہے اپنے پیاروں کے لئے، اللہ تعالیٰ مظلوموں کی حمایت کیا کرتا ہے خصوصاً ان مظلوموں کی جن کے متعلق خدا جانتا ہے کہ سوائے اس کے کہ میری خاطر یہ دکھ دیئے جارہے ہیں اور کوئی انہوں نے جرم نہیں کیا اس لئے اگر خدا کا کوئی ایمان اور کوئی یقین دل میں باقی ہے تو خوف رکھو اور جانو کہ تم کہاں تک پہنچ چکے ہو اور کس حد سے آگے بڑھ رہے ہو لیکن مجھے تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ خدا کی کوئی غیرت، خدا کا کوئی خوف باقی نہیں رہا۔ اگر غیرت ہوتی تو فرضی طور پر جن کے اوپر الزام لگائے جارہے ہیں کہ نعوذ باللہ من ذلک یہ گستاخ رسول ہیں۔ ان کے اوپر تو تمہارے غصے جوش پکڑ رہے ہیں اور غیظ و غضب کی ہنڈیاں ابل رہی ہیں لیکن وہ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہاں ہم حضرت محمد مصطفی ﷺ کو نعوذ باللہ من ذلک جھوٹا سمجھتے ہیں ان کی چھاتیوں سے لگ رہے ہو۔ وہ ہندو ہیں جو خدا کے بھی قائل نہیں یعنی اس خدا کے قائل نہیں جو قرآن پیش کرتا ہے۔ انہوں نے فرضی جھوٹے خدا ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں بنائے ہوئے ہیں ان میں سے کوئی فوت ہو جائے تو کئی کئی دن سوگ منائے جاتے ہیں ملک میں، ان سے مصافحہ کرنے میں فخر کیا جاتا ہے۔ وہ عیسائی جو آنحضرت ﷺ کو مفتری قرار دیتے ہیں ان کی چھاتیوں سے لگتے ہو، ان کے ہاتھ کی روٹی کھاتے ہو، ان سے خیرات مانگتے ہو اور فخر سے اعلان کرتے ہو کہ ان عیسائی ممالک نے ہمیں اتنی خیرات دینے کا اعلان کر دیا ہے تو کہاں جاتی ہے اس وقت غیرت محمد مصطفی ﷺ؟ غیرت کے اظہار کے لئے عشاق رسولؐ ہی رہ گئے ہیں۔ جو دشمنان رسولؐ ہیں، جو کھلم کھلا گالیاں دیتے اور جھوٹا اور مفتری سمجھتے ہیں ان کے لئے تمہاری کوئی غیرت جوش میں نہیں آتی اور جو خدا کے دشمن ہیں وہ ان کی چھاتیوں سے بھی جا کے لگتے ہو وہ چینی جو معززین آتے ہیں وہ تو خدا کی ہستی کے ہی قائل نہیں، کوئی غیرت نہیں ہے خدا کی؟

اس لئے ان باتوں کے پیش نظر مجھے یہ یقین کرنے کی کوئی بھی وجہ نہیں کہ ایسے لوگ خدایا

رسول کی محبت یا سچی غیرت رکھتے ہوں کیونکہ ان کا عمل ان غیرتوں کو جھٹلا رہا ہے کوئی بھی واسطہ نہیں رہنے دیتا ان کے ساتھ اس لئے پھر کس کا واسطہ ہم تمہیں دیں؟ کس کے خوف سے ہم تمہیں ڈرائیں؟ اُس کے خوف سے جس کا خوف بالائے طاق رکھنے کے بعد تم ان حرکتوں پر آمادہ ہوئے؟ اسکی محبت کا واسطہ دیں جسکی محبت سرے سے تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوئی؟ لیکن پھر بھی تم مانو یا نہ مانو قرآن کا کلام جس طرح پہلے سچا تھا اس طرح آج بھی سچا ہے جس طرح آج سچا ہے اس طرح کل بھی سچا ثابت ہوگا۔

فراعین کے مظالم اور بڑے بڑے بدکردار اور متکبرین کے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم کئی قسم کے آفات کا ذکر کرتا ہے جنہوں نے ایسے لوگوں کو گھیر لیا جو زمینی بھی تھیں اور سماوی بھی تھیں۔ کچھ ایسی بھی تھیں جن میں بندوں کا دخل نہیں تھا محض وہ آسمان سے نازل ہوئیں یا زمین سے پھوٹیں اور کچھ ایسی بھی تھیں جن میں بندوں کا بھی دخل تھا اور بندوں کو استعمال کیا گیا ان کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم آئندہ کے بارہ میں ایک ایسی پیشگوئی فرماتا ہے جو بعینہٖ ان حالات پر پوری لگتی ہوئی دکھائی دیتی ہے کہ کہنے والے کی زبان سے قرآن کریم یہ کہلواتا ہے:

وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۳﴾ (المومن: ۳۳)

کہ اے میری قوم میں تم پر ایک ایسے عذاب سے بھی ڈرتا ہوں جو تمہیں آلے گا جسکی شکل صورت یہ ہوگی کہ اہل وطن ایک دوسرے کو تمہارے خلاف مدد کے لئے پکاریں گے۔ التّناد اس کو کہتے ہیں جب شور پڑ جائے اور واویلا شروع ہو جائے اور وہ لوگ جو پنجاب کے دیہات سے خصوصاً واقف ہیں ان کو علم ہے خصوصاً جھنگ وغیرہ کے علاقے میں اگر رات کو کوئی چوری ہو جائے یا کوئی اور آفت پڑ جائے تو لوگ، زمیندار چھتوں پر نکل جاتے ہیں اور واویلا شروع کر دیتے ہیں اور سارے ملک کو اپنی مدد کے لئے پکارتے ہیں ظالم کے خلاف۔ چنانچہ وہ آواز جہاں پہنچتی ہے پھر وہ آگے آواز چل پڑتی ہے پھر اس سے آگے چل پڑتی ہے پھر اس سے آگے چل پڑتی ہے اور جہاں جہاں وہ آواز پہنچتی ہے۔ لوگ گھروں سے نکل کر جوان کے ہاتھ میں آتا ہے وہ لے کر نکل کھڑے ہوتے ہیں کہ ایک مظلوم کی مدد کے لئے چلیں تو اس کو کہتے ہیں یوم **التناد** معلوم ہوتا ہے عرب بھی اس دستور سے واقف تھے کیونکہ یہ عربی محاورہ استعمال کیا گیا ہے تو ایسا واقعہ گزشتہ کسی فرعون کے زمانہ میں تو پیش نہیں آیا۔ آپ تاریخ اٹھا کر دیکھ

لیجئے کبھی کسی فرعون کے زمانہ میں یہ واقعہ پیش نہیں آیا۔ نہ حضرت موسیٰ کے زمانہ میں آیا ہے نہ اس کے علاوہ کسی اور تاریخ میں ذکر ملتا ہے اور ہے بھی یہ مستقبل کا صیغہ اور قرآن کی بات تو لازماً پوری ہونی ہے فرمایا یہ گیا ہے وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۳﴾ اور التَّنَادِ کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جو کسی ظالم کے خلاف دوسری قوموں کو اپنی مدد کیلئے پکارتے ہیں۔

یہ تو بہت ہی خوفناک منظر ہے اس لئے تمہیں قرآن پر یقین ہو یا نہ ہو تم خدائی تقدیر کے قائل ہو یا نہ ہو جماعت احمدیہ تو خدا کی ہستی پر اس طرح یقین رکھتی ہے کہ دن کے سورج پر اس سے کم یقین رکھتی ہے اور اپنے وجود پر اس سے کم یقین رکھتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اگر کوئی قابل یقین قابل ایمان ہستی ہے تو صرف خدائے وحدہ لاشریک ہے اور ہر وہ دوسری چیز جو ایمان کے لائق ہے وہ اس کے واسطے سے ایمان کے لائق ہے۔ وہی ہے جو واحد ہے، لایموت ہے، احد ہے اور غالب ہے اور قہّار ہے اور غیور ہے اور منتقم ہے۔ ہم ایک ایسے زندہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں جس کے مقابل پر کوئی بھی چیز غالب نہیں آسکتی اس لئے تم اس آواز کو سنو یا نہ سنو ہم اس آواز کو لازماً تمہیں پہنچائیں گے کہ خدا کی اس تقدیر سے ڈرو جب کہ زمین میں تمہارے خلاف التَّنَادِ کی سی کیفیت پیدا ہو جائے اور سارا ملک ایک دوسرے کو تمہارے ظلم اور جبر کے خلاف آواز دینے لگے کہ اٹھو اور اس ظالم کو چکنا چور کر کے رکھ دو، اس کو ملیا میٹ کر کے رکھ دو اور اگر یہ بس نہ جائے تو قومیں دوسری قوموں کو اپنی طرف بلائیں۔ یہ تقدیر الٰہی ہے تو لازماً پوری ہو کر رہے گی۔ آج نہیں تو کل تم اس کا نمونہ دیکھو گے کیونکہ خدا تعالیٰ کے ہاں دیر تو ہے اندھیر کوئی نہیں۔ وہ ڈھیل تو دیا کرتا ہے مگر جب اس کی پکڑ آیا کرتی ہے تو وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ (ص:۴) کوئی بھاگنے کی جگہ باقی نہیں رہتی۔ ایسا کامل گھیرا پڑ جاتا ہے کہ سوائے حسرت و نامرادی کے اور کچھ بھی انسان کے قبضہ قدرت میں نہیں ہوتا۔ اس وقت وہ یاد کرتا ہے کہ کاش! میں اس سے پہلے اس دائرے سے باہر نکل چکا ہوتا مگر نکلنے کی کوئی راہ باقی نہیں۔ لیکن افسوس ہے ان قوموں پر جو ایسے وقت تک انتظار کریں کہ جب خدا کی تقدیر ایسی غضبناک ہو چکی ہو تو ان سربراہوں کے ساتھ قوموں پر بھی خدا کی ناراضگی کا عذاب ٹوٹ پڑے۔

ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پاک وطن کو ہمارے پیارے وطن کو ان شدید مصائب اور مظالم سے نجات بخشے کیونکہ جیسا کہ میں نے بار بار یہ کہا ہے ہماری ایک حیثیت تو عالمی

ہے یعنی ایک مسلمان کی حیثیت سے ہم ایک عالمی دین رکھتے ہیں، ایک عالمی وطن رکھتے ہیں لیکن مختلف حیثیتیں انسان کی ہوا کرتی ہیں ،ایک حیثیت پاکستانی احمدیوں کی پاکستانی کی بھی ہے اور پاکستان کا سب سے زیادہ سچا پیار اگر کسی کو ہے اہل وطن میں سے تو ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں وہ احمدی کو ہے اس لئے فکر کریں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کے ہاتھ مزید ظلم سے روک دے اور ایسے دن نہ دکھائے ہمیں کہ ان کا ظلم پھر ساری قوم پر تاریکی بن کر ٹوٹ پڑے اور تاریکی کے اندر جو آفات کھول دی جاتی ہیں آسمان کی طرف سے ہر قسم کی بلائیں جو باہر نکل آیا کرتی ہیں اپنی کمین گاہوں سے وہ بلائیں اس قوم کو گھیر لیں۔ اللہ ہمیں وہ دن دیکھنا نصیب نہ فرمائے اور اگر وہ دن آئے تو اللہ تعالیٰ اپنی خاص تقدیر سے جماعت کو ہر آفت اور ہر بلا سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

(نوٹ: خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے مکرم عبدالحکیم اکمل صاحب مربی ہالینڈ کو مخاطب کر کے کسی فہرست کے بارہ میں ہدایت فرمائی کہ اس کا ہالینڈ کی زبان میں ترجمہ کر دیں تا کہ لوکل احمدیوں کو آج رات تک مہیا کی جاسکے)